سٹرابیری کی کاشت

نگہداشت اور برداشت

ڈاکٹر راحیل انوار
محمد رئیس
میاں مزمل چوہدری
ڈاکٹر اشتیاق احمد رجوانہ
ڈاکٹر امان اللہ ملک
ڈاکٹر سعید احمد

دفتر کتب، رسائل و جرائدِ جامعہ
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

Office of University Books
& Magazines (OUBM)

Publisher: **Prof. Dr. Shahzad Maqsood Ahmed Basra**
Editorial Assistance: **Azmat Ali**
Designed by: **Muhammad Asif** (University Artist)
Composed by: **Muhammad Ismail**

Price: Rs. 30/-

سٹرابیری کی کاشت ، نگہداشت اور برداشت

ڈاکٹر راحیل انوار*، محمد رئیس*، میاں مزمل چوہدری**، ڈاکٹر اشتیاق احمد رجوانہ***،
ڈاکٹر امان اللہ ملک*، ڈاکٹر سعید احمد*

انسٹیٹیوٹ آف ہارٹیکلچرل سائنسز، زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد*، میاں گرین ہاؤس، 134 گ ب،
سلونی جھال، سمندری، فیصل آباد**، شعبہ ہارٹیکلچر، محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی، ملتان

سٹرابیری ایک پھلدار چھوٹا پودا ہے۔ سائنسی زبان میں اس کو فریگیر یا انانا سا (Fragaria x ananassa Duch.) کہا جاتا ہے اور اس کا تعلق روزیسی (Rosaceae) خاندان سے ہے۔ اس کا پھل دیدہ زیب، خوشبودار مگر بہت نازک پھل ہوتا ہے۔ دیگر پھلوں کے برعکس اس پھل کے بیج باہر کی جانب ہوتے ہیں۔ سٹرابیری کا پھل نرم، رنگت گلابی سے سرخ اور شکل عموماً مخروطی ہوتی ہے۔ سٹرابیری کا پھل کھانے کے علاوہ جیم، جیلی، چٹنی اور ملک شیک وغیرہ بنانے کے بھی کام آتا ہے۔ سٹرابیری کے پھل میں پائے جانے والے غذائی اجزا کی مقدار دوسرے پھلوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے پھل میں حیاتین اے اور سی، کیلشیم، فاسفورس اور ایسیٹک ایسڈ دوسرے پھلوں کی نسبت زیادہ پائے جاتے ہیں۔ سو گرام سٹرابیری کے پھل میں اہم غذائی اجزاء کی مقدار جدول نمبر 1 میں دی گئی ہے۔ سٹرابیری کیلشیم اور حیاتین سی کی وجہ سے دانتوں کے لئے تقویت بخش ہے اور کینسر جیسے موذی امراض کے خلاف جسم میں قوتِ مدافعت میں پیدا کرتی ہے۔

دنیا بھر کی طرح پاکستان میں بھی پچھلے چند سالوں میں سٹرابیری کی کاشت میں گراں قدر اضافہ ہوا ہے۔ پاکستان کے 2015ء میں کئے جانے والے زرعی شماریات کے مطابق سٹرابیری کی کاشت کا رقبہ 442 ایکڑ اور پیداوار 15 ہزار من ہے۔ سٹرابیری کی کاشت صوبہ پنجاب کے اضلاع لاہور، فیصل آباد، شیخوپورہ (شرقپور)، ننکانہ صاحب (سید والا) میں زیادہ جبکہ گوجرانوالہ، سیالکوٹ،

گجرات، قصور، سرگودھا، راولپنڈی، جہلم، ملتان اور بہاولپور میں بھی نسبتاً تھوڑی مقدار میں ہوتی ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوہ میں اس کی کاشت ضلع پشاور، چارسدہ، مانسہرہ، ایبٹ آباد، ہری پور، مردان اور سوات میں بھی ہو رہی ہے۔

جدول نمبر 1: سٹرابیری کے سو گرام پھل میں غذائی اجزا کی مقدار

غذائی جزو	مقدار	غذائی جزو	مقدار
پانی	89.9 گرام	کیلشیم	21 ملی گرام
نشاستہ	8.4 گرام	فاسفورس	21 گرام
راکھ	1.5 گرام	آئرن	1 گرام
ریشہ	1.3 گرام	سوڈیم	1 ملی گرام
پروٹین	0.07 گرام	نیاسین	0.6 ملی گرام
حیاتین الف	60 آئی یو (I.U)	چکنائی	0.5 ملی گرام
پوٹاشیم	164 ملی گرام	رائبوفلیون	0.07 ملی گرام
حیاتین ج	59 ملی گرام	تھائیامین	0.07 ملی گرام

سٹرابیری کی کاشت کے مراحل

سٹرابیری کی بہتر اور منافع بخش پیداوار کے لئے صحت مند پنیری کے پودوں کی دستیابی، مناسب زمین، آب و ہوا کی سازگاری، جڑی بوٹیوں کی تلفی اور بیماریوں کا تدارک بہت اہم ہیں۔

1۔ زمین کی تیاری

سٹرابیری 15 اکتوبر تا 20 نومبر تک کاشت کی جاسکتی ہے۔ خصوصاً صوبہ پنجاب میں سٹرابیری کی اچھی اور اگیتی فصل کے حصول کے لیے سٹرابیری کی پنیری لگانے کا بہترین وقت 15 سے 31 اکتوبر

تک ہے۔سٹرابیری کی کاشت بیج سے نہیں بلکہ اس کے ساقِ رواں (رنرز) سے کی جاتی ہے۔اس لیے یکم اکتوبر کو زمین کی تیاری شروع کر دینی چاہیے۔سٹرابیری صحت منداور ہلکی میرا زمینوں میں بہتر افزائش کرتی ہے۔زمین کی پی ایچ 6.0 تا 7.5 زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔ زمین کی تیاری کے وقت کم ازکم چار سے پانچ ٹرالی گلی سڑی گوبر کی کھاد (پانچ ماہ سے ایک سال پرانی)، ایک بوری (50 کلوگرام) ڈی اے پی (DAP) اورایک بوری (50 کلوگرام) ایس او پی (SOP) کھاد فی ایکڑ کے حساب سے ڈالیں۔اگر زمین میں گوبر نہیں ڈالی تو ڈی اے پی تین بوری فی ایکڑ ڈالیں۔ٹریکٹر اور ہل کی مدد سے گوبر، ڈی اے پی اور ایس او پی کھاد وزمین میں اچھی طرح ملا دیں۔زمین کی تیاری کے تین سے چار دن بعد ٹریکٹر کی مدد سے کھیلیاں بنا لیں۔کھیلیوں کی اونچائی زمین سے 8 تا 10 انچ اور چوڑائی 12 سے 15 انچ ہونی چاہیے۔چلنے پھرنے اور کاشتکاری امور کے لئے دو کھیلیوں کا درمیانی فاصلہ 12 سے 18 انچ تک رکھیں۔کھیلیوں کو کالے شاپر/ پلاسٹک (Black mulch) سے ڈھانپ دیں اور پلاسٹک کے کناروں پر 15 سے 20 فٹ کے فاصلے پر دونوں طرف سے کسی (Spade) کی مدد سے اچھی طرح مٹی چڑھا دیں۔اگر سٹرابیری کی کاشت کے لیے ڈرپ آبپاشی (Drip irrigation) کا استعمال کرنا ہو تو کھیلیوں کی چوڑائی اور اس پر پودوں کی قطاریں بڑھائی بھی جاسکتی ہیں (شکل نمبر 1 تا 3)۔پلاسٹک خریدتے وقت دھیان رہے کہ پلاسٹک میں سے روشنی نہ گزر سکے کیونکہ کاشت کے دوران پلاسٹک کے اطراف سے گزرنے والی ہوا اور پلاسٹک کے اندر سے گزرنے والی سورج کی روشنی جڑی بوٹیوں کی نشونما میں مدد دیتی ہیں۔علاوہ ازیں سٹرابیری کے پودوں کا قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے پھل زمین کے ساتھ لگ جاتا ہے، جس کی وجہ سے پھل کی رنگت اور کوالٹی خراب ہو جاتی ہے، اس لئے پودے کے نیچے پلاسٹک نہ صرف پھل کو خشک اور صاف رکھتی ہے بلکہ جڑی بوٹیوں کی روک تھام میں بھی مدد دیتی ہے۔

شکل نمبر 1: ڈرپ آب پاشی کے تحت سٹرابیری کی کاشت کے لیے کھیلیوں کی بناوٹ

شکل نمبر 2: کھیلیوں میں ڈرپ آبپاشی کی پائپ بچھانے کا طریقہ

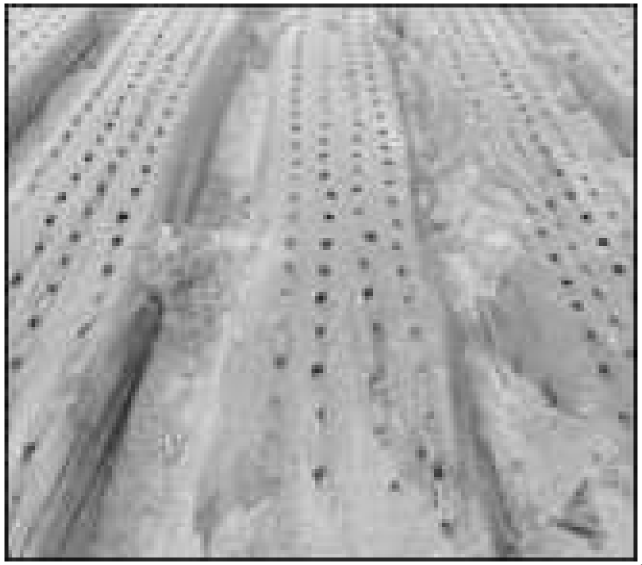

شکل نمبر3: کھیلیوں پر کالے رنگ کی پلاسٹک (Black mulch) چڑھانے کے بعد پودوں کے لیے سوراخ نکالنا

2- سٹرابیری کی کاشت بذریعہ پنیری یا ساقِ رواں

یوں تو دنیا بھر میں سٹرابیری کی بہت سی اقسام کاشت کی جاتی ہیں لیکن پاکستان میں عام طور پر چانڈلر(Chandler) ہی کاشت کی جاتی ہے۔اس کا پھل 75 تا 85 دنوں میں برداشت کے قابل ہوجاتا ہے۔پھل کا رنگ چمکدار سرخ اور ذائقے میں ہلکی کھٹاس مگر انفرادیت ہوتی ہے۔سٹرابیری کی کاشت بذریعہ رنرز ہی کی جاتی ہے(شکل نمبر 4)۔سٹرابیری کی پنیری ٹھنڈے موسم میں پروان چڑھتی ہے۔اس لئے صوبہ پنجاب میں موسم گرم ہونے کی وجہ سے ساقِ رواں یا رنرز (Runners) اچھی مقدار میں نہیں بنتے۔سٹرابیری کے ساقِ رواں مینگورہ، وادیِ سوات (خصوصاً مٹہ، خوازہ خیلہ، چکڑی، بیدرہ) اور پشاور سے حاصل کیے جاتے ہیں۔سٹرابیری کی ایک ایکڑ کاشت کے لئے 45 سے لے کر 60 ہزار ساقِ رواں درکار ہوتے ہیں۔ساقِ رواں لگاتے وقت پودے سے پودے کا درمیانی فاصلہ کم از کم 6 انچ اور پودوں کی دو لائنوں کا درمیانی فاصلہ 12 انچ ہونا چاہیے۔کھیلیوں کے دونوں کناروں

پر سٹرابیری کے پودے لگائے جائیں۔ڈرپ آبپاشی کے تحت تیار کی گئی ایک کھیل پر سٹرابیری کے ساقِ رواں کی چار قطاریں لگائی جاسکتی ہیں جن کا درمیانی فاصلہ 6 تا 8 انچ رکھا جاسکتا ہے(شکل نمبر 3)۔لگانے سے پہلے پودوں کی کمزور جڑیں کاٹ دیں اور جڑوں کو ٹاپسن ایم (Topsin-M) کے 3 گرام فی لیٹر محلول میں بھگو دیں۔کھیلیوں پر بچھائی گئی پلاسٹک میں کسی لکڑی، چھری یا ملچ گن (Mulch gun) کی مدد سے 6 انچ کے فاصلے پر سوراخ کر کے ساقِ رواں لگا دیں اور اس بات کا خیال رہے کہ ساقِ رواں لگاتے وقت اس کی جڑیں مڑ نہ جائیں اور اس کا سر (گوبھ یا کراؤن) زمین میں دفن نہ ہو (شکل نمبر 5، 6)۔پنیری کو اگر کچھ دنوں بعد لگانا مقصود ہو تو اسے سایہ اور نم دار جگہ پر رکھیں اور اوپر پانی چھڑکتے رہیں (شکل نمبر 7) تاکہ نمی کم ہونے کی وجہ سے پودوں کی جڑیں مر نہ جائیں۔اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ پنیری کو زیادہ پانی نہ لگے کیونکہ زیادہ پانی لگانے سے پنیری گل سکتی ہے۔

شکل نمبر 4: سٹرابیری کے ساقِ رواں (رنرز) یا پنیری

شکل نمبر5: سٹرابیری کے ساقِ رواں (رنرز) یا پنیری لگانے کا طریقہ

شکل نمبر6: سٹرابیری کے ساقِ رواں (رنرز) یا پنیری لگانے کا طریقہ

شکل نمبر 7: سٹرابیری کے ساقِ رواں (رنرز) یا پنیری کو سایہ اور نم دار جگہ پر محفوظ کرنے کا عمل

3۔آبپاشی

سٹرابیری کے ساقِ رواں (رنرز) زمین میں لگانے سے ایک رات پہلے کھیت کو پانی لگادیں اور ساقِ رواں لگانے کے فوراً بعد دوسرا پانی لگائیں۔اس طرح پودے جلد از جلد نشونما شروع کر دیں گے۔ دورانِ کاشت پانی لگانے کا تعین اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ زمین نہ تو خشک ہو اور نہ ہی گارے کی طرح گیلی ہو (شکل نمبر 9)۔ساقِ رواں لگانے کے بعد نومبر، دسمبر اور جنوری میں پانی ضرورت کے مطابق دیں کیونکہ اگر پانی زیادہ دیا جائے تو زمین میں زیادہ نمی کی وجہ سے پودے کے مرنے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے۔اسی طرح سٹرابیری کے پودے پانی نہ ملنے پر بھی مرجھا جاتے ہیں یا پھر کمزور رہتے ہیں۔کاشت سے لے کر پہلی برداشت تک پودوں کو ضرورت کے مطابق پانی دیں اور مارچ کے بعد سے 3 تا 4 دن کے وقفے سے پانی لازمی دیں۔اگر سٹرابیری ڈرپ سسٹم پر لگائی گئی ہے تو ایک یا دو دن کے وقفے سے تھوڑا تھوڑا پانی لگاتے رہیں۔سٹرابیری کو آبپاشی کی ضرورت کاشت کے دنوں میں اور پھول اور پھل بننے کے دنوں میں زیادہ ہوتی ہے۔اِن دنوں میں پانی کی کمی بہت نقصان

وہ ثابت ہوسکتی ہے۔بہتر ہے کہ آبپاشی ڈرپ سسٹم سے دی جائے (شکل نمبر 10)۔ڈرِپ سسٹم پر لگائی گئی سٹرابیری میں نہ صرف پانی کی بچت ہوتی ہے بلکہ کھیلیوں کے درمیان پانی نہ لگنے کی وجہ سے جڑی بوٹیاں کم اگتی ہیں اوران کی تلفی پر کئے جانے والے خرچ میں خاطرخواہ کمی ہوتی ہے۔

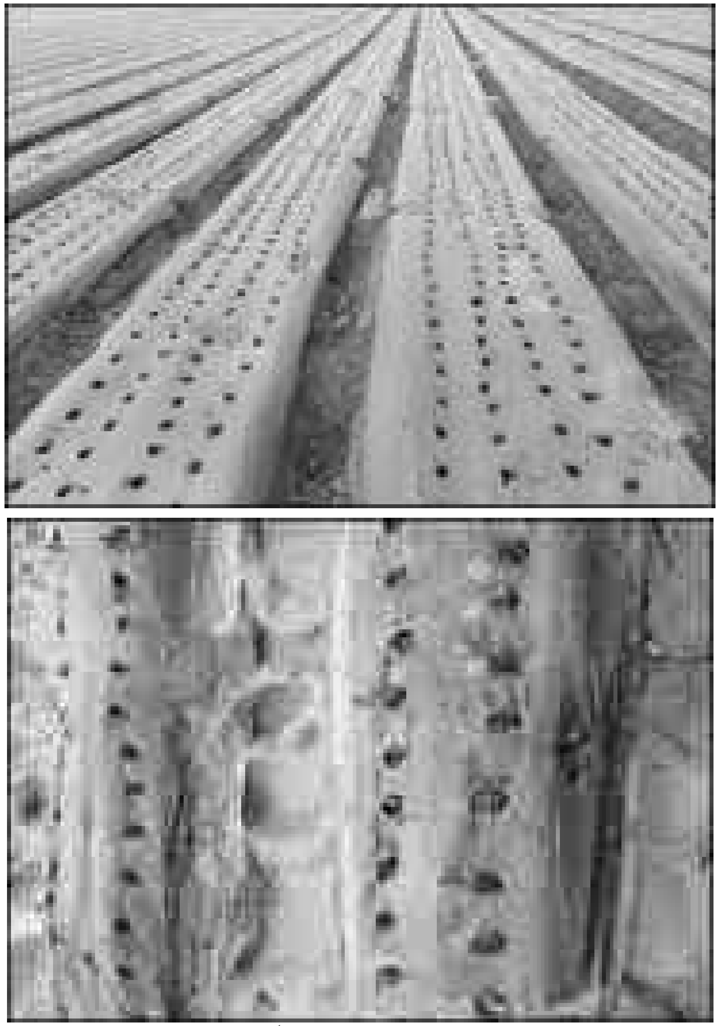

شکل نمبر 9: پلاسٹک کے نیچے ڈرپ آبپاشی (دائیں جانب) اور کھیلیوں کے درمیان عمومی انداز میں کی جانے والی آب پاشی (بائیں جانب) کا موازنہ

شکل نمبر 10: سٹرابیری کی آب پاشی کے لئے لگایا جانے والا ڈرپ سسٹم

4- کھادوں کا استعمال، مقدار اور جڑی بوٹیوں کی تلفی

ماہِ اکتوبر میں پنیری کی کاشت سے لے کر 3 سے 4 پتے نکلنے تک پودوں کو ہر 7 سے 10 دن کے وقفے سے 25 کلوگرام فی ایکڑ کے حساب سے یوریا (Urea) یا کیلشیم امونیم نائٹریٹ (CAN) کھاد دیں۔ ماہِ نومبر کے آخر سے یکم جنوری تک 7 سے 10 دن کے وقفے سے ایک بوری (50 کلوگرام) فی ایکڑ ڈی اے پی (DAP) یا نائٹروفاس (Nitrophos) کھاد ڈالیں اور پھر پھل کی برداشت (توڑائی) تک ایک بوری (50 کلوگرام) فی ایکڑ پوٹاش (SOP) کھاد ہر پانی کے ساتھ دیں۔ کھاد کا چھٹہ (broadcast) دیتے وقت اس بات کا خیال رہے کہ کھاد پودے کے پتوں پر نہ گرے کیونکہ اس سے پتے جل جاتے ہیں اور پودوں کی نشونما رک جاتی ہے۔ چھٹے کے علاوہ کھاد کو پانی میں کھول کر بھی دیا جاسکتا ہے۔ اگر سٹرابیری ڈرپ سسٹم پر لگی ہوئی ہے تو ہر دو دن بعد 4 سے 5 کلو یوریا اور پوٹاش (SOP) کھاد ڈالیں۔ پھول بننے کے دوران کھاد اور پانی کی کمی نہ آنے دی جائے کیونکہ اس دوران کھادوں کا استعمال ہی بہتر فصل کی ضمانت ہے۔ ابتدائی پھول

اور پھل لگنے کے دوران این پی کے (NPK) کے متوازن سپرے سے صحت مند پھول اور پھل بنتے ہیں۔ علاوہ ازیں زنک سلفیٹ اور گروتھ ہارمون کے سپرے پھل کے معیار اور مقدار میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ اگرچہ سٹرابیری کی برداشت کا زور اپریل کے آخر یا مئی میں ختم ہوجاتا ہے لیکن پھل اور نئے پھول بننے کے دوران ایک کلوگرام این پی کے (NPK) یا متبادل کھاد کا سپرے کرنے سے سٹرابیری سے وسط جون تک مسلسل پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔

سٹرابیری کا پودا چونکہ چھوٹا ہوتا ہے اس لئے جڑی بوٹیوں کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس لئے گوڈی کرنے کی ضرورت بار بار پیش آتی ہے۔ اس لئے سٹرابیری کی اچھی فصل (پیداوار) کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ کھیت میں موجود جڑی بوٹیوں کی مسلسل تلفی کی جائے۔ ہر 12 سے 20 دن بعد یا پھر ضرورت پیش آنے پر ہلکی گوڈی کریں۔ چونکہ پودوں کی جڑیں چھوٹی اور نازک ہوتی ہیں اور عموماً آٹھ انچ کی گہرائی تک جاتی ہیں اس لئے گوڈی ہمیشہ ہلکی کرنی چاہئے۔ بہتر ہے کہ جڑی بوٹی مار ادویات استعمال نہ کی جائیں اور جڑی بوٹیاں کسی (Spade) یا ہاتھ کی مدد سے ہی تلف کی جائیں (شکل نمبر 11)۔

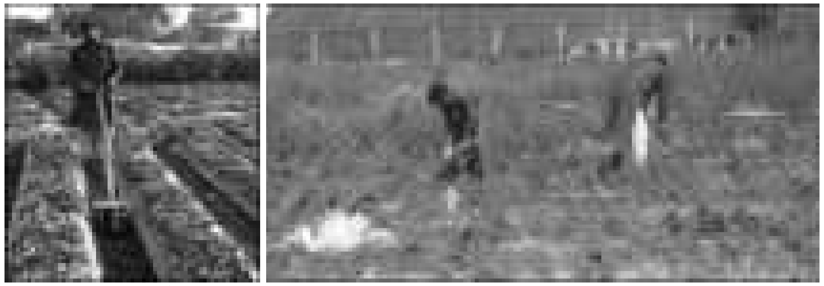

شکل نمبر 11: کسی (Spade) یا دیگر علاقائی آلات کی مدد سے جڑی بوٹیوں کی تلفی

5- کیڑے اور بیماریوں کا انسداد

سٹرابیری کے کھیت میں کیڑوں اور بیماریوں کا حملہ ہونے پر چند دن کی بے احتیاطی بھی بہت نقصان دہ ثابت ہوسکتی ہے۔ رس چوسنے والے کیڑوں اور سنڈیوں کے انسداد کے لئے اسیٹامیپرڈ (Acetamiprid) اور بائی فینتھرین (Biphenthrin) زہر کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ سٹرابیری

پر تیلہ فروری سے مارچ میں اور لشکری سنڈی اپریل سے مئی میں حملہ کرتی ہیں۔ تیلے سے بچاؤ کے لئے 250 ملی گرام کونفیڈور (Confidor) اور سنڈی کے خاتمے کے لئے 200 ملی لیٹر لیوفینوران (Lufenuron) 100 لیٹر پانی میں ملا کر سپرے کریں۔ زیادہ بارش ہونے یا پھل پر نمی لگے رہنے سے پھل پر کوڑھ یا اینتھریکنوز (anthracnose) کی بیماری زیادہ تباہی مچاسکتی ہے۔ اس سے بچاؤ کے لئے 500 گرام انٹراکول (Intracol) یا 400 گرام تھائیوفینیٹ (Thiophanate) 100 لیٹر پانی میں ملا کر دو سے تین مرتبہ سپرے کریں۔ فیصل آباد اور دیگر علاقوں میں پودوں کی جڑوں پر دیمک کا حملہ اکثر دیکھا گیا ہے جس کی وجہ سے پودوں سوکھ جاتے ہیں۔ دیمک کے خاتمے کے لئے پنیری کی کاشت کے بعد دوسرے پانی کے ساتھ کلوروپیری فاس (Chlorpyrifos) کی سفارش کردہ مقدار استعمال کریں۔ کاشتکار حضرات بروقت آبپاشی سے اپنی فصل کو کئی بیماریوں سے بچاسکتے ہیں۔ فروری کے مہینے میں پھپھوندی (fungus) پودے اور پھل دونوں پر حملہ کرتی ہے۔ اس بیماری سے بچنے کے لئے پھپھوندی کُش ادویات (fungicides) جیسا کہ ٹاپ گارڈ (Top Guard) کا سپرے دی گئی سفارشات کے مطابق استعمال کریں۔ جب درجہ حرارت 25 ڈگری سینٹی گریڈ سے بڑھ جائے تو فصل پر جوؤں (Mites) کا حملہ بڑھ جاتا ہے جسکی وجہ سے پتے ہلکے بھورے رنگ کے ہو جاتے ہیں اور پودے مرجھا جاتے ہیں۔ اس کے تدارک کے لیے پائیریٹ بگ (pirate bug) یا اوبیرون (Oberon) کا سپرے کریں۔ جدول نمبر 2 میں سٹرابیری کی مختلف بیماریوں اور نقصان دہ کیڑوں کے تدارک سے متعلق تفصیلاً معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

جدول نمبر 2: سٹرابیری کی فصل کی بیماریاں، نقصان دہ کیڑے اور ان کے تدارک سے متعلق سفارشات

بیماریاں	سفارشات	مقدار
لیف بلائیٹ (Leaf Blight)	ڈائی تھین ایم-45 (ithane-M)	600 گرام فی 100 لیٹر پانی
لیف سپاٹ (Leaf Spot)	ٹاپسن-ایم (Topsin-M) کاسومن (Kasumin)	400 گرام فی 100 لیٹر پانی 600 ملی لیٹر فی 100 لیٹر پانی

اینتھر یکنوز(Anthracnose)	ٹاپسن ۔ایم(Topsin-M)	400 گرام فی100لیٹر پانی
بلیک روٹ راٹ(Black Root Rot)	ٹاپسن ۔ایم(Topsin-M)	400 گرام بذریعہ آبپاشی
مرجھاؤ(Verticillium Wilt)	سکسیس(Success)	500 گرام بذریعہ آبپاشی
سفوفی پھپھوندی(Powdery Mildew)	ریلے(Relay)	25 گرام فی100لیٹر پانی

نقصان دہ کیڑے	سفارشات	مقدار
جوئیں(Mites)	نیسوران(Nesuran)	125 گرام فی100لیٹر پانی
تھرپس (Thrips)	ریڈی اینٹ(Radiant)	75ملی لیٹرفی100لیٹر پانی
کٹ ورم (Cut Worm)		
سفید مکھی (White Fly)	موسپلان(Mospilan)	125 گرام فی100لیٹر پانی
ایفڈ (Aphid)		

نوٹ: بہترنتائج کے لیے ٹاپسن ۔ایم اور سکسیس کو یکے بعد دیگرے استعمال کریں۔

6- پیداوار میں اضافہ کیلئے دیگر سفارشات

پودوں کو اچھی بنیاد اور دباؤ سے محفوظ رکھنے کے لیے 200 ملی لیٹر فی ایکڑ اساھی سٹار (Bio-Stimulant) کا پہلا سپرے ساقِ رواں لگانے کے 5 دن بعد اور دوسرا سپرے پہلے سپرے کے 15 دن بعد کریں۔ پھل کی بہتر جسامت، کوالٹی اور ذائقے کے لیے 12.5 کلوگرام فی ایکڑ ایس او پی-50(SOP-50) کا سپرے پھل بننے پر ہر 10 دن کے وقفے سے کریں۔

چونکہ سٹرابیری کی فصل کو کورے (frost) سے نقصان پہنچتا ہے اس لئے کورے کے نقصان سے بچانے کے لئے سٹرابیری کے پودوں پر یکم سے 20 جنوری تک مصنوعی ٹنل لگا دیں۔ عام طور پر سٹرابیری پر ٹنل لگانے سے پرہیز کرکے اضافی اخراجات کی بچت کی جاتی ہے۔ اس لیے احتیاطی تدابیر اپنا کر، جیسا کے رات کو پانی لگا کر، دھواں جلا کر یا اگلی صبح سورج نکلنے سے پہلے پودوں پر سادہ پانی کا سپرے کر کے فصل کو کورے سے بچایا جاسکتا ہے۔

سٹرابیری کا اگیتا پھل کافی میٹھا ہوتا ہے اس لئے سٹرابیری کی فصل کو گلہری ، کتے، سیہہ ،

چوہے کے علاوہ پرندے خاص طور پر گوے، بلبل اور طوطے بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔ اس صورت میں سفید کپڑے یا جال کی باڑ لگا کر، ڈھول بجا کر یا پوٹاش کے پٹاخے چلا کر یا کوئی بھی مناسب طریقہ اختیار کر کے فصل کو بچایا جاسکتا ہے۔ بعض ترقی یافتہ ممالک میں پورے کھیت پر جال لگا کر بھی پرندوں سے حفاظت کی جارہی ہے۔

7۔ برداشت (کٹائی)

سٹرابیری کے پھل کی کوالٹی اور پیداوار کی مقدار کا انحصار موسمی حالات اور پودے کی صحت پر ہوتا ہے۔ چونکہ سٹرابیری کے پودوں پر پھول نکلتے اور پھل بنتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے سٹرابیری کا پھل ایک ہی وقت میں نہیں پکتا (شکل نمبر 12)۔ اس لیے پھل کو ہر 3 سے 4 دن کے وقفے سے توڑا جاتا ہے۔ میدانی علاقوں میں سٹرابیری کی برداشت 20 جنوری سے یکم فروری تک شروع ہو جاتی ہے۔ مارچ کے مہینے میں پھل کی برداشت اور فروخت سب سے زیادہ ہوتی ہے اور اپریل میں موسم کا درجہ حرارت بڑھ جانے کی وجہ سے اس کی قابل برداشت پیداوار میں کمی آنا شروع ہو جاتی ہے اور مئی کے وسط تک برداشت کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ پھل کی برداشت (توڑائی) کے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ پھل کو ہمیشہ ڈنڈی سمیت توڑا جائے (شکل نمبر 13)۔ پھل کی برداشت جنوری کے آخری ہفتے سے لے کر یکم مئی تک چلتی رہتی ہے۔ قریبی منڈی اور دور دراز علاقوں تک سٹرابیری کی نقل وحمل کے لیے پھل توڑنے کے فوراً بعد ڈبوں میں پیک کر دیا جاتا ہے (شکل نمبر 14) اور مختلف طریقوں سے مارکیٹ میں پہنچایا جاتا ہے (شکل نمبر 15)۔

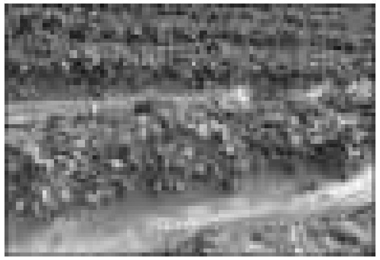

شکل نمبر 12: سٹرابیری کے پودوں پر پھول کھلنے، پھل بننے اور پھل پکنے کا مستقل عمل

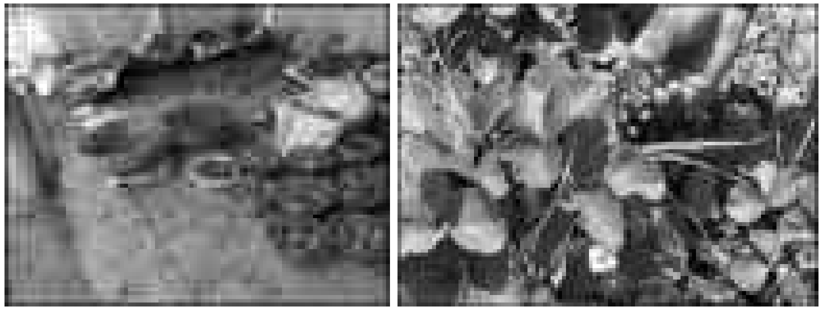

شکل نمبر 13: سٹرابیری کا پھل توڑنے کا طریقہ

شکل نمبر 14: سٹرابیری کے پھل کو پیک کرنے کے مختلف طریقے

شکل نمبر 15: سٹرابیری کے پھل کی پیکنگ، منڈی سے فاصلہ اور وسائل کے مطابق نقل وحمل کے مختلف طریقے

یہ فصل کس حد تک منافع بخش ہے؟

سٹرابیری کا شمار درمیانی اور بعض اوقات زیادہ منافع دینے والی فصلوں میں کیا جاتا ہے۔ چونکہ سٹرابیری پھل جلدی خراب ہوجاتا ہے اس لیے سٹرابیری شہروں کے قریبی یا منڈی تک آسان رسائی والے علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔ جنوری اور فروری میں اس کی منڈی میں قیمت فروخت 250 روپے سے اوپر رہتی ہے۔ فروری کے آخری ہفتے سے اس کی قیمت فروخت میں کمی آنے لگتی ہے حتیٰ کہ وسط مارچ کے بعد قیمت فروخت 80 سے 100 روپے فی کلو ہوجاتی ہے۔ اس سے زیادہ منافع کمانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اسے ٹنل میں کاشت کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ اگیتا پھل منڈی میں لایا جائے اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کاشت سے پہلے سٹرابیری سے مصنوعات بنانے والی کسی فوڈ کمپنی

کے ساتھ ایک طے شدہ نرخ پر تمام پیداوار خریدنے کا معاہدہ کیا جا چکا ہو اور پھر سٹرابیری ضرورت کے مطابق کاشت کی جائے۔

عام طور پر سٹرابیری کی پیداوار 2 سے 6 ٹن فی ایکڑ تک حاصل کی جاسکتی ہے جس کا انحصار کاشتکار کے کاشتی امور، زمین کی حالت، موسمی حالات، کیڑوں اور بیماریوں کے تدارک پر ہوتا ہے۔ سٹرابیری کی کاشت ،نگہداشت اور برداشت کے دوران ہونے والے اخراجات اور پیداوار سے حاصل ہونے والے منافع کو جدول نمبر 3 میں دیا گیا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگر کاشتکار پوری محنت سے سٹرابیری کی فصل کاشت کرے تو اوسطً 15 ٹن تک پیداوار حاصل کرسکتا ہے اور 7 لاکھ روپے فی ایکڑ یا اس سے بھی زیادہ منافع کما سکتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ کاشتکار حضرات سٹرابیری کی فصل سے بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے مشاہدات ، احتیاطی تدابیر اور اپنے کاشتی امور ایک دوسرے سے اور خصوصاً نئے کاشتکار حضرات سے شیئر کریں۔ علاوہ ازیں سٹرابیری کی فصل پر کیے جانے بے جا اخراجات مثلاً ضرورت سے زیادہ کھادوں اور ادویات کے استعمال کو کم کر کے بھی پیداوار سے حاصل کردہ منافع میں خاطر خواہ اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

جدول نمبر 3: سٹرابیری کی پیداوار کے لیے فی ایکڑ اندازاً لاگت

قیمت	تفصیل
پنیری یا ساقِ رواں کی قیمت (50,000 ساقِ رواں فی ایکڑ اور 2 روپے فی رنر کے حساب سے)	1000,000 روپے
ساقِ رواں زمین میں لگانے کا خرچہ (15 اکتوبر سے 20 نومبر)	8,000 روپے
زمین کی تیاری	10,000 روپے
جڑی بوٹیوں کا انتظام	40,000 روپے
ملچ (شاپر) کی قیمت (230 روپے فی کلو)	8,000 روپے

واکنگ ٹنل (بشرط ضرورت)

1۔ سریا اور تار (Iron rods+wire)	25,000 روپے
2۔ پلاسٹک یا شاپر (White polythene)	30,000 روپے
ٹیوب ویل سے آبپاشی کرنے کا خرچہ (ہفتہ وار اکتوبر تا فروری اور متبادل دن میں مارچ تا اپریل/مئی)	50,000 روپے
کیڑے، مکوڑے اور بیماری کا انتظام (کیڑے مار ادویات وغیرہ)	40,000 روپے
زمین کی غذائیت کا انتظام (ڈی اے پی، ایس او پی، یوریا، این پی کھادیں وغیرہ)	45,000 روپے
ہاتھ سے برداشت کرنا (فروری تا اپریل/مئی) (250 روپے فی آدمی)	50,000 روپے
پیکنگ کا خرچہ (شہتوت اور پلاسٹک کی ٹوکریاں فی ٹوکری 35 روپے)	45,000 روپے
پھل کو مارکیٹ میں لے جانے کا خرچہ	50,000 روپے
تمام خرچہ تفصیل (شروع سے آخر تک) تقریباً	500,000 روپے
کل پیداوار فی ایکڑ (تقریباً 375 من یا 000,30 پودوں سے آدھا کلو پھل فی پودا)	15,000 کلوگرام
کل قیمت فروخت (تھوک منڈی میں اوسطً 80 روپے فی کلو کے حساب سے)	1200,000 روپے
خالص منافع (تمام خرچ - تمام فروخت)	700,000 روپے

سٹرابیری کی فصل سے حاصل کی گئی پیداوار اور منافع کی حد کا انحصار فصل پر کئے جانے والے اخراجات، کاشتی امور، زمین کی حالت، موسمی حالات اور بیماریوں کے اثرات اور تدارک پر ہے۔

اہم نوٹ:

اس مضمون میں دیئے گئے سپرے یا کیمیکل کے نام محض کاشتکار حضرات کی عام فہم سوچ کو مدِ نظر رکھ کر استعمال کیے گئے ہیں۔ مضمون میں میں دیئے گئے سپرے یا کیمیکل کے نام کو استعمال کرنے کا مقصد کسی بھی کمپنی کی مصنوعات کی تشہیر نہیں ہے۔ کاشتکار حضرات دستیاب وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے سفارش کردہ سپرے یا کیمیکل کا متبادل بھی استعمال کر سکتے ہیں۔